احیاء المیت بفضائل اہل البیت

فضائل اہلبیت

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ

مترجم

مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

ناشر

انجمن ضیاء طیبہ

فضائل اہلبیت

مؤلف

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

پیشکش

انجمن ضیاء طیبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

سلسلۂ اشاعت	:	58
نام کتاب	:	احیاء المیت بفضائل اہل البیت
مصنف	:	علامہ حافظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
صفحات	:	56 صفحات
تعداد	:	1000
سن اشاعت	:	دسمبر 2010
ناشر	:	ضیائی دارالاشاعت (انجمن ضیاء طیبہ)

۞.......... ناشر ....۞

ضیائی دارالاشاعت، انجمن ضیاء طیبہ

پیش لفظ

اہلسنت کا ہے بیڑہ پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

اعلیٰ حضرت نے دوسرے مقام پر یوں ارشاد عقیدت کیا ہے ؎

پارہ ہائے صحف غنچہ ہائے قدس   اہل بیت نبوت پر لاکھوں سلام
خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر   ان کی پاک طینت پہ لاکھوں سلام
آب تطہیر سے جن میں پودے جمے   اس ریاض نجابت پہ لاکھوں سلام

الحمد للہ! انجمن ضیاء طیبہ نے دینی لٹریچرز کے ذریعے سنی افکار و نظریات کی اشاعت میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ فضائل اہلبیت میں پیش نظر رسالہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس رسالے کو مدارس میں داخل نصاب کیا جانا چاہیے کیونکہ کسی ایک ہی مختصر جریدہ میں فضائل اہل بیت پر احادیث جمع نہیں ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بلاشبہ معرکۃ الآراء کام سرانجام دیا ہے اور حضرت مولانا مفتی محمد اکرام المحسن فیضی صاحب زید مجدہ نے متذکرہ عربی رسالہ "احیاء المیت بفضائل اھلبیت" کو اردو زبان کے قالب میں ڈھالا ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ متذکرہ رسالہ کو قبول عام و تام کا شرف عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

سگ درگاہ مفتی اعظم
خادم العلماء
احقر نسیم صدیقی غفرلہ
(نزل حرم مکہ المکرمہ)
۲۹ ذی الحجہ، ۱۴۳۱ھ

تقریظ جلیل

مفکر اسلام، پیکر فصاحت وبلاغت، ادیب ملت، خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ مولانا محمد قمر الزماں اعظمی دامت برکاتہم العالیہ

مرکزی جنرل سیکریٹری ورلڈ اسلامک مشن، مانچسٹر، برطانیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا و مسلما

بحمدہ تعالیٰ بیت اللہ زادہ اللہ شرفہ میں طواف کعبہ کے بعد مقام ابراہیم پر ایک نوجوان عالم دین مفتی محمد اکرام المحسن فیضی مدظلہ العالی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تعارف کے بعد ان کی عمر اور حیرت انگیز صلاحیتوں کا علم ہونے کے بعد انتہائی مسرت ہوئی خدائے وحدہ قدوس انہیں قلم و قرطاس کے ذریعے علوم مصطفی علیہ التحیۃ والثناء کی اشاعت کی مزید توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ الصلوۃ و التسلیم

میں نے ان کی مطبوعہ کتاب ”علی سے پوچھ کہ کتنا عظیم ہے صدیق“، ”محفل میلاد اور علماء عرب“ اور غیر مطبوعہ مسودہ کتاب ”احیاء المیت بفضائل

اہل البیت" کا مطالعہ کیا جس میں ۶۰ احادیث مبارکہ کے ذریعے فضائل اہل بیت کی تشریح کی گئی ہے مولانا موصوف نے احادیث کے حوالہ جات، مراجع اور مآخذ کی وضاحت کے ساتھ احادیث کی فنی حیثیت متعین فرما کر کتاب کی افادیت کو بڑھا دیا ہے اور عصر حاضر کے تصنیفی تقاضوں کی بھرپور رعایت کی ہے۔ فجزاہ اللہ عنا و عن جمیع المسلمین مجھے امید ہے کہ یہ کتاب عوام و خواص میں قبول عام حاصل کرے گی میں حرم مکی میں دعا گو ہوں کہ پروردگار عالم ان کی عمر دراز فرمائے اور انہیں دین متین کی بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ الصلوۃ و التسلیم

خاکسار

محمد قمر الزماں خان اعظمی

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند

و سیکریٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن، انگلینڈ

۲۸، ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ

تقریظ جمیل

شیخ الحدیث، استاذ العلماء، جامع المعقول والمنقول

حضرت علامہ مفتی محمد **اشفاق احمد** رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مہتمم جامع العلوم خانیوال، حال مقیم لندن

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

عزیز القدر حضرت علامہ مفتی محمد اکرام المحسن صاحب فیضی زید فضلہ وعلمہ کا تالیف کردہ رسالہ فضائل اہلبیت کے موضوع پر احادیث کریمہ کا مجموعہ ہے جو کہ آسانی سے یاد کیا جاسکتا ہے اور بچوں کو حفظ کرایا جاسکتا ہے موصوف کی یہ کاوش انتہائی مفید ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سراپا ہدایت وتربیت کے متعین کردہ طریقہ تربیت اولاد کے لیے سہولت میسر کرتا ہے، ادبوا اولادکم علی ثلثة خصال حب نبیکم وحب اهلبیته وتلاوة القرآن او کما قال صلی الله علیه وسلم اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو شرف قبول سے نوازے اور موصوف کا حوصلہ اور صلاحیتیں بڑھاتے ہوئے اپنے آباء واجداد کے علمی وروحانی فیض کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

فقیر محمد اشفاق احمد غفرلہ

نزیل مکة المکرمة

خاتم حفاظ الحدیث، امام جلیل، جلال الملّۃ والدین عبد الرحمٰن السیوطی قدس سرہ العزیز

از: سیّد محمد مبشر رضا اختر القادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ رب سیدنا محمد صلی علیہ وسلما نحن عباد سیدنا محمد صلی علیہ وسلما

الحمد للہ الواحد القھار، والصلاۃ والسلا معلی النبی المختار
وعلی آلہ المتقین الطیبین الاطھار وصحابتہ المیامین الاخیار

امابعد.....!

قرآن عظیم و حدیث رسول کریم ﷺ میں ارباب وعلم و فضل و اصحاب فکر و نظر اور صاحبان عقل و تدبیر کے جو فضائل و مناقب بیان کیے ہیں، وہ کسی فہم و فراست پر پوشیدہ نہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ نے متعدد آیات طیبہ اور حضور ﷺ نے بے شمار احادیث مقدسہ میں ان کی عظمت و رفعت کو بیان فرمایا۔
جیسا کہ قرآن کریم و فرقان حمید میں آیا کہ:

یؤتی الحکمۃ من یشآء ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا ط
وما یذکر الا اولوالالباب○[1]

1۔ سورۃ البقرہ، پ ۲، آیت: ۲۶۹۔

کنزالایمان: اللہ حکمت دیتا ہے جسے چاہے اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔

اور جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے:

من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین[1]

جس کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ فرمالیتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرمادیتا ہے۔

اسلاف اہلسنت کا فرمان ہے:

"نیکوکاروں کے تذکروں میں رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے"..... اہلسنّت نے اپنے اسلاف کو ایک سے ایک بڑھ کر جلیل و جمیل پایا ..... ان کی سیرت و کردار کے نورانی چہرے دیکھنے دکھانے کے لائق ہیں ..... ۱۸۵۷ء کے بعد حالات نے پلٹا کھایا اور بعض مؤرخوں نے ان حسین چہروں کو چھپانے اور ان پر خاک ڈالنے کی کوشش کی اور بہت سے چہرے چھُپ گئے..... آج کا یہ دور کیسا دور ہے..... عبادت گاہ جاتے ہیں تو دھماکہ..... میلاد مناتے ہیں تو دھماکہ..... محفل سجاتے ہیں تو دھماکہ..... اپنے اسلاف کے قدموں میں بیٹھتے ہیں تو دھماکہ ..... یہ دین کے ٹھیکیدار کون سی جنت حاصل کرنا چاہتے ہیں ..... صرف اتنا ہی بتادو کہ آخر تم کیا چاہتے ہو.....؟ ذکر حبیب ﷺ کا دامن تو چھوٹ نہیں سکتا ..... آقا ﷺ سے رشتہ تو ٹوٹ نہیں سکتا..... اگر یہ جرم ہے تو پہلے فرشتوں پر فرد جرم عائد کرو.....! یہ شجر..... یہ حجر..... پہاڑ و دریا ..... چاند و سورج.....

1۔ مشکوٰۃ شریف، کتاب العلم، جلد ۱، صفحہ ۱۸۷ (مترجم)۔

صحرا و میدان..... پھول اور ڈالی ..... چمن اور خوشبو..... چرند و پرند..... جن اور غلمان..... اجرام سماوی و فلکی ..... اور کائنات کے ذرّے ذرّے کو تباہ کر دو کہ ہم سے پہلے کے مجرم تو یہ ہیں۔

یہ دین کے ٹھیکیدار ہر دور میں نئی انگڑائی لیے دنیائے سنیت کے روحانی و عرفانی مراکز کو منہدم اور ان پر قابض ہونے کے لیے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے مکر و فریب سے گمراہیت کا لباس پہنا کر بدعقیدیت سے معمور علماء کو ان کی نام نہاد دینی خدمات سے آگاہ کر کے غلط عقائد کا پرچار کرتے ہیں ..... جہاں آج کی ہماری درسی کتابیں سرسید کانگریسی..... شعبہ سیرت میں ندوی و شبلی ..... شعبہ ادب میں مولوی ذکاء اللہ اور الطاف حسین حالی جیسے بدعقیدہ لوگوں کے گُن گارہی ہے..... وہیں شعبہ تذکرہ میں انہیں بدعقیدہ علماء کے ذکر و فکر ..... اعتقادات و نظریات کے تعارف اور توضیح میں کتابوں کا انبار چہار سو نمایاں ہے ..... تذکرہ کی ایک کتاب ہی پر اتفاق نہیں ہے بلکہ سال بہ سال سیمینار و کانفرنس کی تقریبات منائی جارہی ہیں ..... ہماری New Generation سے اگر آپ پوچھیں تو اِلَّاماشاء اللہ ہمارے اسلاف سے بے بہرہ ہیں۔

اپنے اسلاف کی تاریخ کو زندہ رکھنا زندہ قوموں کا شعار ہے..... ہمارے اسلاف نے علوم دینی و دنیاوی کا جو گراں قدر سرمایہ اپنی یادگار چھوڑا ہے..... وہ ہمارے لیے سرمایہ صد فخر و مباہات ہے..... اسلاف اہلسنّت کے عظیم ذخیرے پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ شمس بریلوی سُخن ہائے گُفتنی کی سیاہی سے یوں رقمطراز ہو کر ہماری بند آنکھوں کو کھولتے ہیں کہ:

”ہماری موجودہ نسل اپنے اسلاف کے علمی اور ادبی شہہ پاروں کے مطالعہ سے اس لیے تو اعراض کرتی ہے اور ان جواہر پاروں کے مطالعہ سے کتراتی ہے اور ان میں ذوق مطالعہ پیدا نہیں ہوتا، جبکہ وہ دیکھتے ہیں کہ مغربی زبان کے مصنفین پر ان کی تصانیف کے ساتھ ساتھ ان کی سوانح حیات ان کے عہد کی ادبی سرگرمیوں اور ان کی طرز نگارش پر خوب کھل کر لکھا جاتا ہے اور اس سلسلے میں بھی دار تحقیق دی جاتی ہے اس وقت تو شدید ضرورت اس امر کی ہے کہ موجودہ نسل کے ذہنی تقاضوں کو پورا کیا جائے اور اسلاف کی تصانیف یا ان کے تراجم کو ان کے سامنے اس طرح پیش کیا جائے جس سے عصر حاضر کے تقاضے پورے ہو سکیں“۔

جس طرح مغربی ثقافت کا بحران اور ان کے شعار نے پچھلی چند صدیوں سے جو رُخ اختیار کیا ہے اس سے ہم ہمارے اسلاف کی زبانوں سے بہت دور جا پہنچے..... جن میں علم و عرفان..... دانش و آگہی ..... کا وہ ذخیرہ موجود ہے جو آج بھی دنیائے علم وادب کے پرستاروں کی نگاہیں خیرہ کر دینے کے لیے کافی ہے..... مگر افسوس کہ ہم ان کو چھوڑ کر مغربی شعار..... خواہ وہ تہذیب و تمدّن ہو..... بول چال ہو..... لباس ہو..... طرز و تعمیر ہو..... یا تقریبات ..... حتیٰ کہ ان کے علوم کی تحصیل کی طرف بے تحاشہ دوڑتے چلے جا رہے ہیں ..... اس سوچ میں کہ یہ ہماری معاشی دشواریوں کا حل ہیں..... اسلاف اہلسنّت کی قربانیوں سے حاصل کیا گیا یہ وطن عزیز جس کا آج مکمل میڈیا مغربی ثقافت اور ان کے شعار کا پرچار کر رہا ہے..... اگر خاتون ہے تو ننگے سر اور بے پردہ..... اگر مرد ہے تو گلے میں ٹائی کا پھندا..... جس کا نتیجہ دلوں پر اس طرح چُھریاں پھیرتا

ہوا گُزرا کہ فرانس..... ڈینمارک..... سویڈن..... اور ناروے میں ہمارے مذہبی شعار حجاب پر پابندی عائد کر دی گئی اور ذرائع کے مطابق اٹلی میں پابندی لگنے والی ہے اور اِلاَّ ماشاء اللہ خود ہماری قوم کی بیٹیاں آج آقائے دو جہاں ﷺ کی عطا کردہ اس لازوال اور انمول تحفہ سے کترانے لگیں اور مغرب سے قدم بہ قدم ہو گئیں۔

یہی وجہ ہے کہ آج کی موجودہ نسل ہمارے تمام مذہبی شعار کو پیچھے دھکیلتی چلی جارہی ہے..... عربی وفارسی آج بھی جس عالم کسمپرسی میں ہیں وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ..... اس وقت اور بھی شدید ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے اسلاف کے کارناموں کو جب موجودہ نسل کے سامنے پیش کریں تو اس شان اور اس انداز سے پیش کریں کہ ان کے باغی ذہن اور گریز پا طبعیت روگردانی یا اعراض کا کوئی بہانہ تلاش نہ کر سکے۔

آپ کے ہاتھوں میں موجود کتاب فضائل اہلبیت پر 60 احادیث کریمہ کا وہ حسین مجموعہ ہے جسے نویں صدی کے عظیم محدث نے اُس دور میں جمع کیا جب ان کو اس راہ میں وہ سہولتیں حاصل نہیں تھیں جو آج ہم کو میسّر ہیں، جہاں اس وقت نہ دور دراز مقامات تک پہنچے کے لیے سفر کے آسان ذرائع تھے نا حصول کتب کی سہولتیں، لیکن یہ تمام دشواریاں یقیناً اس عظیم امام کے لیے بے معنی تھیں وہیں علامہ سیوطی کا یہ دور تفسیر وحدیث، فقہ، کلام اور علم الکلام سے خالی بھی نہ تھا۔ ہر طرف تفسیر وحدیث کا درس عام تھا۔ چنانچہ علامہ سیوطی نے اس جز قلیل میں ہمارے لیے عظمت و نفع بخش ورقے جمع کیے..... جس میں احادیثِ تذکیرِ اہل بیت اطہار کے خصائص ومناقب ہیں جنہیں ان کے رواۃ کے ساتھ

نقل کیا اور اس عظیم گھر کی بزرگی کا ایک حصہ ہمارے سامنے کھول کر رکھ دیا ..... اللہ تعالیٰ جزاء دے ہمارے علامہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو ہماری جانب اور اسلام ومسلمانوں کی جانب سے بہترین جزاء دے اور ان کی قبر انور پر رحمت ورضوان کے پھولوں کی بارش برسائے۔

وماتوفیقی الا باللّٰہ

اسم شریف:

عبد الرحمن بن ابو بکر کمال الدین بن محمد بن سابق الدین بن الفخر عثمان بن ناظر الدین محمد بن سیف الدین خضر بن نجم الدین بن ابی الصلاح ایوب بن ناصر الدین محمد بن الشیخ الہام الدین الہام الخضری السیوطی *۔ [1]

کنیت:

ابوالفضل [2]

القاب:

جلال الدین، ابن الکتب [3] ، امام الحفاظ

---

* مورث اعلیٰ ہمام الدین مشائخ وقت میں سے تھے نیز دوسرے ارکان خاندان بھی ہمیشہ صاحب مرتبہ رہے۔

1۔ تاریخ الخلفاء، ص۴۶۔

2۔ یہ کنیت ان کے استاد اور شیخ قاضی القضاۃ عز الدین الکتابی کی طرف سے عطا فرمائی گئی۔

3۔ ابن الکتب کے لقب کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے والد ماجد نے اپنی زوجہ محترمہ کو کوئی کتاب لانے کا حکم دیا وہیں دردِ زہ شروع ہوا اور ولادت ہوگئی، باپ نے اس مناسبت سے ابن الکتب کا لقب عنایت فرمایا۔

مقام پیدائش:

قاہرہ؛Egypt، قدیم قصبہ سیوط [*1]

تاریخ پیدائش:

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ یکم رجب المرجب ۸۴۹ھ بمطابق 3 اکتوبر ۱۴۴۵ء شب یک شنبہ کو بعد از مغرب پیدا ہوئے۔

خاندانی پس منظر:

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی ابو بکر کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ سیوط میں ۸۰۰ھ کے بعد پیدا ہوئے [2]۔ آپ کو مشہور محدث حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی کا شرف حاصل ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اپنے وقت کے دیگر جید اہل علم سے بھی استفادہ حاصل کیا۔ جب علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر ۵ یا ۶ برس تھی اور آپ نے قرآن مجید سورۃ مریم تک پڑھا تھا کہ اسی دوران ۵ صفر ۸۵۵ھ بمطابق مارچ ۱۴۵۱ھ شب دوشنبہ کو آپ کے والد اس دار فانی سے کوچ فرما گئے۔

* سیوط مصر کا ایک ذرخیز شہر ہے جو دریائے نیل کے مغربی جانب واقع ہے علامہ سیوطی کا خاندان پہلے بغداد میں مقیم رہا اور اُن سے کم از کم نو پُشت پہلے سے مصر کے شہر اسیوط میں آکر آباد ہو گیا۔ اور اسی شہر کی نسبت سے آپ سیوطی کہلائے۔

1۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۱۱ /۵۳۷۔

2۔ شرح الصدور، صفحہ ۱۴۔

بچپن میں بزرگوں کا فیض:

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ولادت کے بعد مجھے شیخ محمد مجذوب کی خدمت میں لے گئے۔ جو کبار اولیاء اللہ سے تھے انہوں نے میرے واسطے برکت کی دُعا کی [1]۔ جب علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر ۳ برس تھی اس وقت ان کے والد انہیں ساتھ لے کر حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کم سن بچے کو اجازتِ عامہ عطا کی [2]۔

تحصیل علم:

علامہ سیوطی نے مصر کے جید علماء و نامور اساتذہ سے کسبِ فیض کیا اور دوران سفر حج حجاز کے اساتذہ و شیوخ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ آپ حسن المحاضرہ میں اپنے مشائخ کی تعداد تقریباً ڈیڑھ سو بتاتے ہیں۔

آپ نے ۸ برس کی عمر میں شیخ کمال الدین ابن الہمام حنفی* کی خدمت میں رہ کر قرآن شریف حفظ کیا اور اسی جلیل القدر شخصیت کے سایہ عاطفت میں تعلیم شروع کی۔ اس کے بعد شیخ شمس سیرامی اور شمس فرومانی حنفی کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا [3]۔

1۔ تاریخ الخلفاء، صفحہ ۴۷۔

2۔ شرح الصدور، صفحہ ۱۳۔

* آپ ۷۸۸ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا شمار اکابر فقہائے حنفیہ میں ہوتا ہے۔ آپ کو احناف محقق علی الاطلاق سے یاد کرتے ہیں۔ آپ کے حلقہ درس سے اکثر اکابر پیدا ہوئے۔ آپ کی تصانیف میں فتح القدیر، شرح ہدایہ اور تحریر الاصول معروف ہیں۔

3۔ تاریخ الخلفاء، صفحہ ۴۷۔

شیخ شہاب الدین الشار مسامی متوفی ۸۶۵ھ * سے ان کی آخری عمر میں علم الفرائض [1] اور طب میں ابن جامعہ کی دو عدد کتب پڑھیں [2] ۔

شیخ الاسلام علم الدین بلقینی متوفی ۸۶۸ھ * علم فقہ حاصل کیا [3] ۔ اور آپ کی زندگی تک انہی کے ہمراہ رہے۔

علامہ علم الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد آپ علامہ شرف الدین مناوی رحمۃ اللہ علیہ * کی خدمت میں حاضر ہوئے [4] ۔ آپ سے منہاج لبجہ اور تفسیر بیضاوی کے بعض حصے پڑھے۔

علامہ شیخ محی الدین سلیمان کافیجی متوفی ۸۷۹ھ * سے آپ نے معنی وبیان اصول و تفسیر کی تکمیل کی [5] ۔ آپ کے چودہ سال علامہ کافیجی کی خدمت میں گزرے [6] ۔ علامہ کافیجی نے اپنے اس ہونہار شاگرد کو تحریری اجازت بھی بخشی۔ [7]

---

* آپ فرائض میں اپنے وقت کے امام تھے۔ آپ قاہرہ کے طبیب تھے۔ آپ کو ابن ملقن سے اجازت حاصل تھی۔ ۸۶۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

1۔ خصائص الکبریٰ، صفحہ ۱۲، تاریخ الخلفاء، صفحہ ۴۷، شرح الصدور، صفحہ ۲۰۔

2۔ شرح الصدور، صفحہ ۲۰۔

* شیخ علم الدین صالح بن شیخ الاسلام سراج الدین بلقینی ۷۹۱ھ میں اور وفات چہار شنبہ ۵ رجب ۸۶۸ھ کو ہوئی۔ آپ نے حافظ عراقی سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

3۔ خصائص الکبریٰ، صفحہ ۱۲، شرح الصدور، صفحہ ۲۰۔

* آپ ۷۹۸ھ میں پیدا ہوئے آپ عبد الرؤف المناوی کے دادا ہیں جنہوں نے فیض القدیر لکھی۔ آپ مصر کے قاضی بھی رہے۔ ۱۲ جمادی الآخر ۸۷۱ھ کو انتقال فرمایا۔

4۔ Wikipedia The Free Encyclopedia

* آپ ۸۰۰ھ سے پیشتر پیدا ہوئے۔ آپ معقولات میں اپنے وقت کے "استاد العالم" تھے۔

5۔ شرح الصدور، صفحہ ۱۹، خصائص الکبریٰ، صفحہ ۱۲۔

6۔ Wikipedia The Free Encyclopedia

7۔ شرح الصدور، صفحہ ۱۹۔

شیخ عبد القادر بن ابی القاسم الانصاری متوفی ۸۸۰ھ [1] اور علامہ تقی الدین شمنی حنفی متوفی ۸۷۲ھ * سے علم حدیث حاصل کیا اور علامہ شمنی کی وفات تک ان کے ہمراہ رہے [2]

شیخ سیف الدین حنفی متوفی ۸۸۱ھ * سے علامہ سیوطی نے کشاف توضیح اور تلخیص المفتاح کے چند اسباق پڑھے۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے سوا میرے شیوخ میں سب سے آخر میں انہی کا انتقال ہوا [3]۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی علمی خدمات کی بناء پر جو شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی وہ محتاج بیان نہیں۔ آپ جامع العلوم شخصیت تھے، درس و تدریس ..... تصنیف و تالیف..... افتاء و قضاء اور رشد وہدایت میں انہیں کمال حاصل تھا۔ وہ مفسر..... محدث..... فقیہہ ..... ادیب ..... شاعر ..... مؤرخ طبقات نگار..... اور لغوی ہی نہ تھے بلکہ مجدد عصر اور مجتہد وقت بھی تھے۔

حسن المحاضرہ میں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے سات علوم پر مہارت کا ذکر خود کچھ اس طرح سے کیا کہ:

"اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سات علوم میں تبحر کیا، یعنی تفسیر..... حدیث ..... فقہ..... نحو..... معانی..... بیان ..... اور بدیع ..... ان علوم میں مجھ کو

1۔ خصائص الکبریٰ، صفحہ ۱۲۔

* آپ رمضان ۸۰۱ھ میں بمقام سکندریہ پیدا ہوئے اور ذوالحجہ ۸۷۲ میں انتقال ہوا۔

2۔ شرح الصدور صفحہ ۱۹

* آپ ۸۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے دور کے بے نظیر عالم اور بہت متقی بزرگ تھے۔ ابن الہمام آپ کے بارے میں فرماتے کہ یہ دریا مصر کے محقق ہیں۔ آپ نے ۸۸۱ھ میں انتقال فرمایا۔

3۔ شرح الصدور صفحہ ۲۰۔

عرب اور بلغائے عرب کے طریقے پر تبحر حاصل ہوا..... یہ اعتقاد رکھتا ہوں کہ سوائے فقہ کہ مجھ کو جس طرح باقی علوم میں رسائی حاصل ہوئی میرے شیوخ میں کسی کو حاصل نہ ہوئی"[1]۔

علاوہ ازیں وہ خود الاتقان کے دیباچہ میں اپنے پائگاہ کا اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ:

"مذکورہ سات علوم کے سوا معرفت..... اصول فقہ..... علم جدل..... تعریف..... انشاء..... ترسل..... فرائض..... علم قرأت..... اور طب کو میں نے کسی استاد سے نہیں پڑھا"[2]۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حج کے موقع پر میں نے آب زم زم پیا اور اس وقت یہ دُعا مانگی کہ علم فقہ میں مجھے سراج الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ اور حدیث میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا رتبہ مل جائے۔ چنانچہ آپ کی تصانیف اور علمی تبحر اس کا شاہد ہے کہ آپ کی یہ دُعا بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوگئی۔[3]

اس میں شک نہیں کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ایک عالم تبحر..... ایک ژرف نگاہ مفسر..... اور بے نظیر محدث تھے۔ آپ کا شمار نویں صدی کے سر آمد علماء میں کیا جاتا ہے آپ اپنے وقت کے علماء وفضلاء میں ایک بلند مقام کے حامل تھے۔ چنانچہ شمس الدین داؤدی متوفی ۹۴۵ھ کا بیان ہے کہ سیوطی علوم وفنون

1۔ حسن المحاضرہ، جلد ۱، صفحہ ۱۹۰، تاریخ الخلفاء، صفحہ ۴۷، شرح الصدور، صفحہ ۳۱، خصائص الکبریٰ، صفحہ ۱۳۔

2۔ تاریخ الخلفاء، صفحہ ۵۰۔

3۔ تاریخ الخلفاء، صفحہ ۴۸۔

حدیث میں اپنے زمانہ کے سب سے بڑے عالم تھے [1] ۔ آپ کے تذکرہ نگار اس بات پر متفق ہیں کہ آپ زاہدانہ طبیعت کے حامل ہونے کے ساتھ ساتھ پاک باطن اور نیک سیرت اور صاحب فضل و کمال بزرگ تھے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی قوت حافظہ نہایت شدید تھی جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا۔ صرف آٹھ برس کی عمر میں قرآن شریف حفظ کیا۔ چنانچہ آپ نے خود فرمایا کہ " مجھے دو لاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر اس سے زیادہ احادیث مجھے ملتی تو میں اُن کو بھی یاد کرلیتا"۔ [2]

آپ کے اس ارشاد پر قیاس کیا جائے تو نویں صدی کا یہ دور وہ دور تھا جہاں نہ حصول کتب کی سہولتیں .....نہ مطابع جن کے ذریعے مطبوعات کا عظیم ذخیرہ فراہم ہوسکے صرف یادداشتوں اور حافظوں پر مدار تھا یا قلمی نسخوں پر انحصار!

درس و تدریس:

دور دراز سے آنے والے طالب علموں کی پیاس بجھا کر انہیں علم دین کا روشن چراغ بنانے کے لیے درس و تدریس کے اس شعبہ میں علامہ سیوطی نے اپنے ۱۶، ۱۵ سال صرف کر دیے۔ ۸۶۶ھ کے آغاز میں ان کو عربی تدریس کی اجازت مل گئی [3] پھر مدرسہ شیخونیہ میں مدرس فقہ کی حیثیت سے مقرر کیے

1۔ الکواکب السائرۃ، جلد ۱، صفحہ ۲۲۸، خصائص الکبریٰ، صفحہ ۱۲۔

2۔ تاریخ الخلفاء، صفحہ ۴۸، شرح الصدور، صفحہ ۲۴۔

3۔ تاریخ الخلفاء، صفحہ ۴۷۔

گئے [1]۔ ۸۷۲ھ سے املاو افتاء کا کام شروع کیا اور ۸۹۱ھ میں المدرسۃ البہرسیہ میں ایک ممتاز جگہ پر فائز ہوئے [2]۔

تصنیف و تالیف:

علامہ سیوطی نے رجب ۹۰۶ھ مطابق فروری ۱۵۰۱ء میں درس و تدریس افتاء و قضاء وغیرہ کی مصروفیات کو ترک کر دیا اور جزیرہ نیل کے الروختہ میں گوشہ نشین ہو کر ہمہ تن تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہو گئے [3]۔ آپ نہایت سریع التالیف..... انتہائی زود نویس ..... اورزود تالیف تھے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ خصوصیت اپنی جگہ بہت عظیم ہے کہ انہوں نے مختلف موضوعات پر کثیر کتب اپنی یادگار چھوڑی ہے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے آغاز تدریس کے سال ہی علمی خدمات پر قلم اٹھالیا تھا اور سب سے پہلے شرح الفیہ * شرح استعاذ اور شرح بسم اللہ تصنیف کی *۔ شمس الدین داؤدی کا بیان ہے کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن میں تین کراسۃ (تین کاپیاں) تالیف کرتے جبکہ املا حدیث بھی کراتے [4]۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تفسیر جلالین (نصف اول) چالیس دن میں لکھ لی تھی۔

1۔ الاتقان، جلد ۱، صفحہ ۳۳، شرح الصدور، صفحہ ۲۴، خصائص الکبریٰ، صفحہ ۱۲۔

2۔ الاتقان، جلد ۱، صفحہ ۳۳، تاریخ الخلفاء، صفحہ ۷۴، شرح الصدور، صفحہ ۲۴، خصائص الکبریٰ، صفحہ ۱۲۔

3۔ الکواکب السائرۃ، جلد ۱، صفحہ ۲۲۸، الاتقان، جلد ۱، صفحہ ۳۳، خصائص الکبریٰ، صفحہ ۱۲۔

* اس کتاب پر جو ان کی دوسری یا تیسری تصنیف ہے ان کے استاد شیخ امام تقی الدین الشبلی نے تقریظ لکھی۔

* ان دونوں کتابوں پر شیخ علم الدین بلقینی نے تقریظ لکھی۔

4۔ الکواکب السائرۃ، جلد ۱، صفحہ ۲۲۸۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریری خدمات بہت ہمہ گیر ہیں ..... آپ کی تحریروں کو ایک خاص امتیاز حاصل ہے کہ وہ علوم فنون کے تقریباً تمام شعبوں پر حاوی ہیں ..... آپ کی بعض تالیفات توفی الواقع بڑی قیمتی ہیں کیوں کہ وہ بعض گمشدہ قدیم علمی کتابوں کی نیز علوم و معارف کی نایاب قیمتی ذخیروں کی جگہ پر کرتی ہیں اور علمائے متقدمین کے نادر علوم کی عکاسی کرتی ہیں اور آپ کی بہت سی کتابیں آج نایاب ہیں، آج ہی نہیں بلکہ کئی مدتوں سے ان کا کہیں سُراغ نہیں ملتا۔ غنیمت ہے کہ حُسن المحاضرہ کی بدولت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں کے نام باقی رہ گئے ہیں۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خود 300 کتابوں کے مصنف ومؤلف ہونے کا اقرار کیا..... ارباب علم و فضل کا کہنا ہے کہ اس کے بعد ایک سو تصانیف کا اس پر اور اضافہ ہوا اس طرح ان کی کُل تصانیف 450 ہوتی ہیں ..... عقدالجواہر میں 576 بتائی ہے ..... جبکہ شہاب الدین احمد مکناسی متوفی ۱۰۲۵ھ نے آپ کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ بتائی ہے..... بروکلمان نے ان کی تعداد 415 اور انگریز مصنف فلوگل Flugell نے Wiener-Gohrb میں اور تکملہ میں ان کی تصانیف کی طویل فہرست دی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو کثیر علوم پر مہارت حاصل ہے اور ان میں سے ہر موضوع پر ان کی کتاب موجود ہے جو خواص و عوام کے لیے مفید ثابت ہویں۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو علم قرآن اور تفسیر قرآن سے خاص شغف تھا۔ آپ نے قرآن کریم کی خدمت کا کوئی موقع اپنے ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ قرآن و تفسیر پر ان کی مشہور زمانہ مبسوط تصانیف یہ ہیں۔

۱۔ ترجمان القرآن فی تفسیر المسند للقرآن

۲۔ الدر المنشور فی التفسیر بالماثور

۳۔ لباب النقول فی اسباب النزول

۴۔ الناسخ والمنسوخ

۵۔ تفسیر الجلالین

۶۔ الاتقان فی علوم القرآن

جس طرح علامہ سیوطی مفسرین کی صف میں ممتاز ہیں اسی طرح نویں صدی ہجری کے مشہور محدثین میں بھی آپ کو بلند مقام حاصل ہے۔ آپ نے صحاح ستہ سوائے صحیح مسلم کے باقی تمام کتب کی شرحیں بھی لکھیں اور مندرجہ ذیل کتب آپ کے عظیم محدث ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

۱۔ جمع الجوامع

۲۔ جامع الصغیر

۳۔ الازھاء المتناثرہ فی الاخبار المتواترہ

آپ کے تبحر علمی کا ہر دور اور ہر صدی میں اعتراف کیا جاتا رہا ہے۔ آپ نے قرآن وحدیث کے ساتھ ساتھ اپنے دور اور دورہائے ماقبل کے مفسرین ومحدثین کے حالات پر تبصرہ بھی کیا چنانچہ طبقات المفسرین وطبقات المحدثین علامہ سیوطی کی اس موضوع پر ایک اوسط درجہ کی تصنیف ہے۔

نویں صدی کے علوم وفنون کے اس شہسوار پر عشق رسول ﷺ کا جنون کچھ اس طرح سے چھلکتا تھا جس کا اندازہ ان کی ایک بے مثال اور موضوع کے اعتبار سے ایک مہتمم بالشان اور منفرد تصنیف الخصائص الکبریٰ سے لگایا

جاسکتا ہے۔ جو معجزات سرور کونین ﷺ پر مشتمل ہے۔ آپ کی انہی دینی خدمات جس میں آپ کے شب وروز گزر رہے تھے بارگاہ نبوی ﷺ میں حسن قبول سے شرف یاب ہوئے اور سرور کائنات ﷺ نے عالم رؤیا میں آپ کو یا شیخ السنۃ، یا شیخ الحدیث سے مخاطب فرمایا[1]۔ شیخ شاذلی سے منقول ہے کہ آپ سے جب دریافت کیا گیا کہ آپ سرور کائنات ﷺ کے دیدار بہجت آثار سے کتنی بار مشرف ہوئے تو آپ نے فرمایا: ستّر بار سے زیادہ*۔ اتقان میں ہے کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ایک کتاب لکھ کر فارغ ہوئے تو حضور ﷺ نے زیارت سے نوازا۔[2]

اسی ضمن میں اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۰ء علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو ان الفاظ سے یاد فرماتے ہیں:

"خاتم حفاظ الحدیث امام جلیل جلال الملّۃ والدین سیوطی قدس سرہ العزیز پچھتر (75) بار بیداری میں جمالِ جہاں آرائے حضور پرنور سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے بہرہ ور ہوئے بالمشافہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیقاتِ حدیث کی دولت پائی۔ بہت احادیث کی (کہ طریقۂ محدثین پر ضعیف

1۔ شرح الصدور، ص ۳۸۔

* اسی طرح تمام محدثین لکھتے چلے آئے ہیں چنانچہ لوائح الانوار القدسیہ میں ہے کہ روزانہ بعد نماز صبح علامہ سیوطی اپنے حجرے میں جاکر حضور سرور عالم ﷺ کی زیارت (بیداری میں) سے مشرف ہوتے لیکن خبث باطن کا حامل مولوی انور کشمیری کو 22 بار لکھنے میں کون سی مصلحت درپیش تھی بہرحال یہ بھی شکر ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے ایک ستون نے اتنا تو مان لیا۔

2۔ شرح الصدور، صفحہ ۳۹۔

ٹھہر چکی تھیں) تصحیح فرمائی، جس کا بیان عارف ربانی امام العلامہ عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی کی میزان الشریعۃ الکبریٰ میں ہے"۔[1]

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۴۲۷ھ رقمطراز ہیں:

مجدد مائۃ تاسعہ (فتاویٰ عبد الحیٔ) حاکم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے ۲۲ مرتبہ[2] ۷۵ مرتبہ جاگتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔[3]

حضرت قبلہ عالم (خواجہ نور محمد) مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں ایک دن علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کا ذکر ہو رہا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ انہیں ہر روز عالم بیداری میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی تھی۔ وہ نمازِ صبح کے بعد خلوت میں اس وقت تک باہر نہیں آتے تھے جب تک انہیں یہ نعمت حاصل نہ ہوتی۔[4]

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ (طبقات نگاری) کی طرف بھی توجہ کی اور اس موضوع پر تاریخ الخلفاء اور حسن المحاضرہ جیسا خزانہ عطا کیا۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مقام وایمانِ والدین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر بھی چھ رسائل تحریر فرمائے جن میں انھوں نے نہایت ہی قوی دلائل سے یہ

1۔ ۔فتاویٰ رضویہ، ج۵، صفحہ ۴۹۳۔
2۔ فیض باری، جلد ۱، صفحہ ۲۰۴۔
3۔ کتاب المیزان للشعرانی، ج۱، ص۴۱، سعادت الدارین للنبہانی، ص۴۳۸۔
4۔ تعارف چند مفسرین محدثین مؤرخین کا، صفحہ ۱۷۔

ثابت کیا کہ آپ ﷺ کے والدین جنتی اور صاحب ایمان ہیں۔ذیل میں ان چھ رسائل کے اسماء آپ کی خدمت میں پیش کیے جارہے ہیں۔

۱۔ مسالك الحنفاء فی والدی المصطفی

۲۔ الدرج المنيفة فی آباء الشريفة

۳۔ المقامة السندسية فی النسبة المصطفوية

۴۔ التعظيم والمنة فی ان ابوی رسول الله فی الجنة

۵۔ نشر العلمين المنيفين فی احياء الابوين الشريفين

۶۔ السبل الجلية فی آباء العلية

شعر گوئی:

تصنیف وتالیف کے ساتھ ساتھ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو شعر وشاعری سے بھی خاص دلچسپی ہے۔ آپ کی شاعری زیادہ تر علمی فوائد اور دینی نصیحتوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔

گویا کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جیسے محدث و محقق اور تیز قلم صاحب تصنیف بزرگ نے مجتہدانہ اور فاضلانہ انداز میں تقریباً ہر علوم وفنون، تفسیر ..... متعلقات قرآن..... فنِ حدیث ..... متعلقات حدیث .....اُصولِ حدیث ..... علم الفقہ.....اُصول فقہ.....اُصول الدین .....تصوف.....فنِ لغت..... نحو ..... صرف..... فنِ معانی .....بیان وبدیع ..... فنِ ادب.....نوادر.....انشاء ..... شعر..... فنِ تاریخ .....اور متعدد علوم وفنون کی جامع کتابوں پر قلم اُٹھایا اور آپ کی فکر نے جس موضوع پر قلم اُٹھایا .....اور خوب خوب لکھا۔ارباب علم ودانش نے آپ کی یہی بڑی کرامت مانی اور یہی آپ کی زندگی کا اصل کارنامہ ہے۔

اسفارِ سیوطی:

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے علم کے حصول کے لیے تمام بڑے شہروں کا سفر کیا جن میں بلادِ شام، حجاز، یمن، ہندوستان اور بلادِ مغرب کی سیاحت شامل ہے۔ آپ نے وہاں موجود اکابر اہل علم سے استفادہ حاصل کیا۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ۸۶۹ھ بمطابق ۱۴۶۴ء میں بحری راستے سے فریضہ حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے، حجاز کے سفر میں بھی آپ استفادہ سے غافل نہ رہے اور حجاز کے اساتذہ وشیوخ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا، جن میں عبد القادر مالکی اور نجم بن فہد قابل ذکر ہیں [1]

مجدد المائۃ التاسع:

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بحمد للہ میرے پاس اجتہاد کے آلات پورے ہوگئے ہیں، میں اس بات کو بطور ذکر نعمت الٰہی کہتاہوں، فخر کی رو سے نہیں۔ [2]

آپ نے ایک رسالہ رسالۃ فیمن یبعث اللہ بھذا الا مۃ علی راس کل ما ئۃ میں لکھا کہ جس طرح حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مجدد ہونے کا خیال تھا اسی طرح مجھے بھی اُمید ہے کہ میں نویں صدی کا مجدد ہوں گا۔ اس لیے کہ میں فضل وکمال میں منفرد ہوں۔ علم اُصول فقہ کو میں نے ایجاد کیا اور آپ دوسری جگہ اپنی نظم کا حوالہ دیتے ہیں کہ:

1۔ حسن المحاضرہ، جلد ۱، صفحہ ۱۹۰، خصائص الکبریٰ صفحہ ۱۲، الاتقان صفحہ ۳۳، شرح الصدور صفحہ ۲۱۔
2۔ حسن المحاضرہ، جلد ۱، صفحہ ۱۹۰۔

وقد رجوت انی المجدد فیھا فضل اللہ لیس لیجحد

مجھ کو امید ہے کہ میں اس صدی کا مجدد ہوں اور اللہ کی نعمتوں کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

مُلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

"نویں صدی میں حافظ سیوطی منصب تجدید کے زیادہ مستحق ہیں، آپ نے تفسیر وحدیث کو زندہ کیا.....۔آپ کو اس صدی کا مجدد تسلیم کیا جانا چاہیے"۔[1]

مولانا عبدالحیٔ فرنگی محلی طبقات ابن شہبہ سے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں:

ھو مجدد المائۃ التاسع یعنی آپ نویں صدی کے مجدد ہیں۔[2]

الغرض بعد کے علماء نے بھی آپ کو مجدد تسلیم کیا۔

مختصر یہ کہ آپ کی ذات جامع صفات وحسنات مشائخ کبار واکابر دیار و امصار کی نعمتوں اور سلاسل مختلفہ متعددہ کی برکتوں کا خزینہ تھی۔

ذالك فضل اللہ یوتیہ من یشآء

وصال:

علم ودانش کا یہ آفتاب ۱۹/ جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ بمطابق 17/ اکتوبر ۱۵۰۵ء کو مصر میں غروب ہوا۔

تغمدہ اللہ بغضرانہ واسکنہ بحبوحۃ جنانہ

1۔ مرقاۃ، جلد ۱، صفحہ ۲۴۷۔

2۔ التعلیقات، صفحہ ۱۱۔

من ودست دامان آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء
والمرسلین وعلی الہ وصحبہ اجمعین اما بعد

اسلام کی اساس.....دین کی جان..... قرآن کا مغز.....ایمان کی روح
..... عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے

روح ایماں مغز قرآں جان دیں ہست حب رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم

اگر عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سے محرومی ہے تو ایمان ناقص ہے

آقا کی محبت دین حق کی شرط اول ہے

اگر ہو اس میں ذرا خامی تو سب کچھ نا مکمل ہے

اور محبت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا جزء اہل بیت اطہار ب کی محبت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا، اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

﴿قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربی﴾

یعنی اے محبوب! آپ ان سے فرمادیں کہ میں دین کی کوئی اجرت طلب نہیں کرتا سوائے اس کے کہ میرے اہل بیت سے محبت کرو۔

اور حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے اور اہل بیت کی محبین کے لیے ایک ایسی نعمت عظمی دائمہ کی نوید عطا فرمائی جو صرف اعمال کی وجہ سے نہیں بلکہ سرکار علیہ الصلوۃ والسلام اور اہلبیت اطہار سے محبت کی وجہ سے عطا ہوگی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من احبنی واحب ھذین واباھما وامھما کان معی فی درجتی فی الجنۃ.

یعنی جس نے مجھ سے محبت کی اور حسنین کریمین سے محبت کی اور ان کے والدین سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا۔

اللہ اکبر.....! غور فرمائیں سرکار مدینہ ﷺ کا فرمان عالی شان کہ میرا وہ امتی جو محب اہلبیت ہوگا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ جنت کے اس درجے میں ہوگا جس درجے میں، میں مصطفی ﷺ ہونگا۔

زیر نظر رسالہ مبارکہ احیاء المیت بفضائل اھل البیت ایک ایسے عاشق رسول ﷺ اور محب اہلبیت نے تحریر فرمایا جسے اہل ایمان جلال الملۃ والدین امام جلال الدین سیوطی کے نام سے جانتے ہیں فقیر راقم الحروف کو اس رسالہ مبارکہ کے ترجمہ کرنے کا شرف نصیب ہوا اور اخی الاعز سیّد محمد مبشر رضا قادری سلمہ کو امام جلال الدین سیوطی کے حالات جمع کرنے کی سعادت ملی۔

قارئین سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب لبیب نبی کریم ﷺ کے صدقہ و طفیل اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کے وسیلہ جلیلہ سے ہماری اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور حرمین شریفین کی باادب

و مقبول حاضری بار بار نصیب فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور اراکین انجمن ضیاء طیبہ کو مزید دین متین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

خدا یا بحق بنی فاطمہ
کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول
من و دست دامان آل رسول ﷺ

خاکپائے غلامان اہل بیت
محمد اکرام المحسن فیضی غفرلہ
نزیل مکۃ المکرمۃ
۲۹، ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی

مقام اہل بیت قرآن سے

یہاں ہم وہ آیات اور تشریح نقل کررہے ہیں جن کو شیخ الحدیث والتفسیر، بیہقی وقت، محققِ عصر، مناظر اسلام، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ القول السدید فی محاسن الشھید وذمائم یزید میں نقل کیا۔

(۱) ﴿انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرًا﴾[1]

کنزالایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھروالو کہ تم سے ہر ناپاکی کو دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا کردے۔

یہ آیت پانچ حضرات کے حق میں اتری

۱۔ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۔ سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

۳۔ خاتونِ جنت، سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا

1۔ پ ۲۲، احزاب، آیت ۳۳۔

۴۔ سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ

۵۔ سیّد الشہداء سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ[1]

(۲) ﴿ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنو ا صلوا علیہ وسلمو تسلیماً﴾[2]

کنزالایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والوں ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

حضرت کعب بن عجرہ سے بسند صحیح مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود پڑھو اور میری آل پر بھی درود پڑھو[3]

ہر نماز میں درود ابراہیمی پڑھ کر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم پر بھی عمل کیا جاتا ہے۔

(۳) ﴿سلام علی آل یٰسین﴾ (فی قراءۃٍ)[4]

ترجمہ: سلام ہو آل محمد پر (صلی اللہ علی سیّدنا محمد وآلہ وصحبہ وبارك وسلم)[5]

(۴) ﴿وقفوھم انھم مسئولون﴾[6]

کنزالایمان: اور انہیں ٹھہراؤ ان سے پوچھنا ہے۔

1۔ رواہ ابن جریر مرفوعاً، والطبرانی، واخرجہ احمد عن ابی سعید، بخاری ومسلم۔

2۔ پ ۲۲، احزاب، آیت ۵۶۔

3۔ الصواعق المحرقہ ص ۱۴۶۔

4۔ پ ۲۳، الصافات، آیت ۱۳۰۔

5۔ ابن عباس۔

6۔ پ ۲۳، الصافات، آیت ۲۴۔

ولایت حضرت علی اور اہل بیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ [1]

۱۔ حضور پُر نور ﷺ نے فرمایا، قرآن اور اہلبیت کو لازم پکڑنا [2]

۲۔ معرفۃ آل محمد براءۃ من النار وحب آل محمد جواز علی الصراط والولایۃ لآل محمد امان من العذاب [3]

(۵) ﴿واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا﴾ [4]

کنزالایمان: اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا (فرقوں میں نہ بٹ جانا)۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم حبل اللہ ہیں۔ [5]

(۶) ﴿ام یحسدون الناس علی ما آتاھم اللہ من فضلہ﴾ [6]

کنزالایمان: یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا۔

امام باقر نے فرمایا: اللہ کی قسم وہ لوگ ہم ہیں۔ [7]

1۔ الدیلمی عن ابی سعید مرفوعاً۔
2۔ مسلم عن زید بن ارقم والترمذی واحمد وغیرہ۔
3۔ الصواعق المحرقہ ص ۲۳۲، شفا شریف ج ۲، ص ۴۷۔
4۔ پ ۴، آل عمران آیت ۱۰۳۔
5۔ اخرجہ الثعلبی فی التفسیر۔
6۔ پ ۵، نساء آیت ۵۴۔
7۔ اخرجہ ابو الحسن المغازی۔

(۷) ﴿وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم﴾[1]

کنزالایمان: اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت میں اس معنی و مفہوم کی موجودگی کا اشارہ فرمایا۔ جیسا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اھل بیتی امان لامتی

میری اہل بیت میری امت کے لیے امان ہے۔[2]

(۸) ﴿وانی لغفار لمن تاب واٰمن وعمل صالحاً ثم اھتدیٰ﴾[3]

کنزالایمان: اور بے شک میں بہت بخشنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا۔

یعنی ولایت اہل بیت کی طرف ہدایت پا گیا۔[4]

(۹) ﴿فقل تعالوا ندع ابنآءنا وابناءکم﴾[5] (آیت مباہلہ)

کنزالایمان: تو ان سے فرما دو، آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے۔

نصاریٰ نجران سے مباہلہ میں ہیں اصحاب کساء علی، فاطمہ، حسنین رضی اللہ عنہم ہیں۔

1۔ پ۹، الانفال، آیت ۳۳۔

2۔ صححھا الحاکم علی شرط الشیخین۔

3۔ پ۱۶، طٰہٰ، آیت ۸۲۔

4۔ ثابت بنانی وامام باقر۔

5۔ پ۳، آل عمران، آیت ۶۱۔

(۱۰) ﴿ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ﴾[1]

کنزالایمان: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے جو توحید اور میری تبلیغ کا اقراری ہو گا اللہ اس کو عذاب نہ دے گا۔[2] اہل بیت سے کوئی دوزخ میں داخل نہ ہو گا۔[3]

(۱۱) ﴿ان الذین امنو وعملو الصالحات اولٓئك هم خیر البریه﴾[4]

کنزالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ: اے وہ تو اور تیرا گروہ ہے۔[5]

(۱۲) ﴿وانه لعلم للساعة﴾[6]

ترجمہ: اور بے شک وہ..... قیامت کی خبر ہے۔

وہ امام مھدی ہیں۔[7]

1۔ پ۳۰ والضحیٰ، آیت ۵۔
2۔ صحیح الحاکم۔
3۔ قرطبی عن ابن عباس۔
4۔ پ۳۰، البینہ، آیت ۷۔
5۔ الصواعق المحرقہ ص ۱۶۱۔
6۔ پ۲۵، الزخرف، آیت ۶۱۔
7۔ قالہ مقاتل بن سلیمان۔

(۱۳) ﴿وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماهم﴾[1]

کنزالایمان: اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے کہ دونوں فریق کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ اعراف عالی مقام پر حضرت علی اور ان کے قریبی رشتہ دار ہوں گے۔[2]

(۱۴) ﴿قل لااسئلکم علیه اجرًا الاالمودة فی القربی﴾[3]

کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔

حضور پُر نور ﷺ سے مروی ہے کہ میری قرابت والے، علی، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں۔[4]

1۔ پ۸، الاعراف، آیت ۴۶۔

2۔ الثعلبی فی التفسیر۔

3۔ پ۲۵، الشوریٰ، آیت ۲۳۔

4۔ احمد، طبرانی، ابن ابی حاتم، حاکم عن ابن عباس۔

رواه الشیخ عن علی کرم الله وجهه. والبزاز والطبرانی عن الحسن والطبرانی عن زین العابدین۔ وقال الدی عن ابی الدیلم قال: لما جئ بعلی ابن الحسین اسیر افاقیم علی درج دمشق قام رجل من اهل الشام۔ فقال الحمد لله الذی قتلکم واستاصلکم وقطع قرن الفتنة فقال له علی ابن الحسین أقرأت القوان ؟ قال نعم۔ قال أقرأت آل حم؟ قال قرأت القرآن ولم أقرأآل حم! قال ماقرأت۔ قل لااسئلکم علیه اجراً الاالمودة فی القربی)قال وانکم لانتم هم ؟ قال نعم (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۱۱۲۔)

یارب برسالت رسول الثقلین
یارب بغزا کنندہ بدرو حنین
عصیاں مارا دو نیم بکن در عرصات
نیم بحسن بخش نیم بحسین

یہ ساٹھ احادیث مبارکہ کا مجموعہ ہے جس کا نام میں نے

احیاء المیت بفضائل اھل البیت رکھا۔

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۱﴾

سعید بن منصور نے اپنی سنن میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول:

﴿ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ ﴾[1]

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت،

میں قربیٰ سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم کے قرابت دار مراد ہیں۔[2]

1۔ القرآن: الشوریٰ الآیۃ ۲۳۔

2۔ رواہ: الطبری "جامع البیان" ۱۱:۱۴۴، وکذا المحب الطبری "ذخائر العقبیٰ" ص ۳۳، وعزاہ لابن السری، والمصنف فی "الدر المنثور" ۵:۷۰۱، وعند البخاری ۳:۲۸۸ نحوہ، وزادفیہ: "فقال ابن عباس رضی اللّٰہ عنھما: عجلت، ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لم یکن بطن من قریش الا کان لہ فیھم قرابۃ، فقال: الا أن تصلوا ما بینی وبینکم من القرابۃ"، وقد استوعب المصنف فی "الدر المنثور" ۵:۶۹۹ روایات الحدیث، فلتنظر۔

حدیث نبوی شریف صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم.....﴿۲﴾

ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے اپنی تفاسیر میں اور طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ جب یہ آیت مبارکہ:

﴿قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی﴾[1]

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔

نازل ہوئی تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ کے قرابت دار کون ہیں؟ جن کی مودت ہم پر واجب ہے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

علی، وفاطمۃ، وولداھما

(یعنی علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے "امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم اجمعین")[2]

1۔ القرآن: الشوریٰ الآیۃ ۲۳۔

2۔ رواہ: القرطبی "الجامع لأحکام القران" ۲۱:۸، الفخر الرازی "التفسیر الکبیر" ۱۶۶:۲۷، الطبرانی "المعجم الکبیر" ۴۷:۳ (۲۶۴۱)/ ۳۵۱:۱۱ (۱۲۲۵۹)، الھیثمی "مجمع الزواءد" ۱۰۳:۷/ ۱۶۸:۹، وکذا المصنف فی "الدر المنثور" ۷۰۱:۵۔

حدیث نبوی شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم.....﴿۳﴾

ابن ابی حاتم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول:

﴿ومن یقترف حسنة﴾[1]

ترجمہ کنزالایمان: اور جو نیک کام کرے۔

سے مراد آل محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مودت ہے۔[2]

حدیث نبوی شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم.....﴿۴﴾

امام احمد ترمذی، نسائی، اور حاکم نے حضرت مطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

واللہ لایدخل قلب امری مسلم ایمان حتی یحبکم للہ ولقرابتی

اللہ کی قسم کسی مسلمان کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ تعالیٰ اور میری وجہ سے اہل بیت سے محبت نہ کرے۔[3]

1۔ القرآن: الشوریٰ الآیة ۲۳۔

2۔ رواہ: القرطبی ''الجامع لأحکام القرآن'' ۸:۲۴ والسمهودی فی ''جواهر العقدین'' ۲:۱۳ والدولابی فی ''الذریة الطاهره'' ص ۷۴، حیث رقم ۱۲۱ من قول الحسن ابن علی، وکذا المصنف فی ''الدر المنثور'' ۵:۷۰۱۔

3۔ ''المسند'' للامام أحمد ۱:۳۴۲ (۱۷۸۰)/ ۵:۱۷۲ (۱۷۰۶۱)، و''الترمذی'' ۵:۶۱۰ (۳۷۵۸)، و''النسائی'' ۵:۵۱ (۸۱۷۵)، و''المستدرک'' ۴:۸۵ (۶۹۶۰)۔

حدیث نبوی شریف ﷺ..... ﴿۵﴾

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اذکرکم اللہ فی اھل بیتی

یعنی میں اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے اہلبیت کے بارے میں تمہارا ذکر کروں گا۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ..... ﴿٦﴾

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انی تارك فیكم ما ان تمسكتم به لن تضلوا بعدی: كتاب اللہ وعترتی أهل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض، فانظروا كیف تخلفونی فیهما.

یعنی میں تمہارے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں کہ اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھاما تو میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ وہ دو چیزیں اللہ کی کتاب (قرآن مجید) اور میری عترت اہلبیت ہیں یہ جدا نہیں ہوں گے۔

1۔ ''مسلم'' ۱۸۷۳: ۴(۳٦)، ''النسائی'' ۵۱: ۵(۸۱۷۵)، حدیث زید بن أرقم، ورواہ الترمذی، ولیس فیه محل الشاهد الذی أورده المصنف هنا۔

ورواہ غیر من ذکر المصنف: الامام أحمد ''المسند'' ۴۹۲: ۵(۱۸۷۸۰) وابن خزیمة فی ''صحیحه'' ٦۲: ۴(۲۳۵۷)۔

یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے پس دیکھو تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۷﴾

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انی تارك فيكم ما ان تمسكتم به بعدی لن تضلوا:

كتاب الله، وعترتی أهل بيتی انهم لن يتفرقا حتى يردا على الحوض

میں تمہارے درمیان دوایسی چیزیں چھوڑے جارہا ہوں کہ اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھامے رکھا تو تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ وہ دو چیزیں کتاب اللہ (قرآن مجید) اور میری اولاد اہلبیت ہے یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے۔[2]

1۔ ''الترمذی'' ۵:۶۲۲ (۳۷۸۸) وقال: حسن غریب، وفیه بعد قوله: ''لن تضلوا بعدی''، قوله: ''احدهما أعظم من الاخر: کتاب الله، حبل ممدود من السماء۔۔۔''، ''المستدرک'' ۳:۱۶۰ (۴۷۱۱)، وقال: هذا حدیث صحیح الاسناد علی شرط الشیخین، ولم یخرجاه۔ ووافقه الذهبی۔

2۔ ''المنتخب'' ۱۰۷:۲۴۰، ''المسند'' ۶:۲۳۲ (۲۱۰۶۸)/ ۲۴۴ (۲۱۱۴۵)، الهیثمی ''مجمع الزوائد'' ۹:۱۶۲ وفیهما بلفظ ''انی تارک فیکم خلیفتین۔۔۔''، وکذلک عن ابن أبی شیبة فی ''المصنف'' ۶:۳۱۳ (۳۱۶۷۰)، والفسوی فی ''المعرفة والتاریخ'' ۹:۵۳۷۔

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۸﴾

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انی أوشك أن أدعى فأجيب، وانى تارك فيكم الثقلين: كتاب الله وعترتى أهل بيتى وان اللطيف الخبير خبرنى أنهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض، فانظروا كيف تخلفونى فيهما.

گویا مجھے بلایا گیا اور میں نے جواب دیا میں تمہارے درمیان دو چیزیں قرآن مجید اور اپنے اہلبیت چھوڑے جارہا ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ یہ دونوں جدا نہیں ہونگے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے پس دیکھو تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۹﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أحبوا الله لما يغذو كم به من نعمه، وأحبونى لحب الله، وأحبوا أهل بيتى لحبى.

اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کہ وہ تمہیں نعمتوں سے غذا عطا فرماتا ہے اور مجھ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرو اور میرے اہلبیت سے میری وجہ سے محبت کرو۔[2]

1۔ ''المسند'' ۳۹۳:۳ (۱۰۷۴۷)، و''أبو يعلى'' ۳:۶ (۱۰۱۷) / ۹: (۱۰۲۳) / ۴۷: (۱۱۳۵)۔

2۔ ''الترمذى'' ۶۲۲:۵ (۳۷۸۹) وقال: حسن غريب، و''المعجم الكبير'' للطبرانى ۴۶:۳ (۲۶۳۸)، ورواه: الحاكم فى ''المستدرك'' ۱۶۲:۳ (۴۷۱۶) وقال:

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۱۰﴾

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا:

ارقبوا محمدا صلی الله علیه وآله وسلم فی أهل بیته

حضور نبی کریم ﷺ کا اہلبیت کے بارے میں لحاظ رکھو۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۱۱﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یا بنی عبدالمطلب، انی سألت الله فیکم ثلاثاً: أن یثبت قلوبکم، وأن یعلم جاهلکم، ویهدی ضالکم، وسألته أن یجعلکم

هذا حدیث صحیح الاسناد، ولم یخرجاه ووافقه الذهبی، والبیهقی فی ''شعب الایمان'' ۱۳۰:۲(۱۳۷۸)، وقال السمهودی: فی ''جواهر العقدین'' ۲۲۸:۲بعد ایراده لهذا الحدیث: قال السخاوی ومن العجب ذکر ابن الجوزی هذا الحدیث فی ''العلل المتأنهیة'' انتهی۔

1۔ ''باب مناقب قرابة رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم'' ۲۵:۳ (۳۷۱۳)/''باب مناقب الحسن والحسین رضی اللّٰه عنهما''۳۲:(۳۷۵۱)وقال السمهودی فی ''جواهر العقدین'' ۳۱۱:۲عقب ذکره لما سبق وعزوه لصحیح البخاری:''وقد أخرجه الدار قطنی من طرق متعددة، وفی بعضها عن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما: ''ارقبوا محمداً صلی اللّٰه علیه وسلم فی أهل بیته''،وفی روایة: ''احفظوا''۔ انتهی منه، والصواب أن الحدیث متفق علیه۔

جوداء، نجداء، رحماء، فلوأن رجلا صفن بين الركن والمقام، فصلى وصام، ثم مات وهو مبغض لأهل بيت محمد، دخل النار.

اے بنو عبد المطلب میں نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کی دعا کی تم میں جو دین پر قائم ہے اس کا دل اس پر قائم رہے تمہارے بے علم کو علم عطا فرمائے اور تمہارے بے راہ کو ہدایت عطا فرمائے اگر کوئی شخص بیت اللہ کے کونے اور مقام ابراہیم پر چلا جائے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے پھر وہ اہلبیت رسول ﷺ سے بغض پر ہی اس کو موت آجائے تو وہ جہنم میں داخل ہو گا۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۱۲﴾

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بغض بني هاشم والأنصار كفر، وبغض العرب نفاق

بنی ہاشم اور انصار سے بغض رکھنا کفر اور عرب سے بغض رکھنا نفاق ہے۔[2]

1۔ ''المعجم الكبير'' ۱۴۲:۱۱(۱۱۴۱۲)، ''المستدرك'' ۳:۱۶۱ (۴۷۱۲) وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي وورد فيهما بلفظ: ''يثبت قائمكم۔۔'' بدل: ''قلوبكم''، وكذا هو في معظم النسخ الخطية، ماعدا نسخة واحدة مما رجعت اليه من النسخ۔

2۔ ''المعجم الكبير'' ۱۸:۱۱(۱۱۳۱۲)۔

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۱۳﴾

حضرت ابو سعید خدری ہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من أبغضنا أهل البيت فهو منافق

جس نے میرے اہلبیت سے بغض رکھا وہ منافق ہے۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۱۴﴾

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

والذی نفسی بیده، لا یبغضنا أهل البيت رجل الا أدخله الله النار.

اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جو شخص میرے اہلبیت سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔[2]

1۔ رواه:المسهودی فی ''جواهر العقدين'' ۲:۲۵۰،وعزاه للديلمی فی ''المسند'' وقال:يشهد له قول قول جابر رضی اللهعنه:''ما كنا نعرف المنافقين الا ببغضهم علياًرضی الله عنه''،اخرجه احمد واللفظ له، والترمذی، ووقع فی نسخة خطيةمن الكتاب المذكور عليها خط المصنف بالاجازة (ورقة ۱۲۰/ ب)قوله بعد ذكره لراوية حديث أبی سعيد عن الديلمی:''ولفظه عن احمد فی ''المناقب'': من أبعضنا اهل بيت، فهو منافق''۔۔۔انتهی۔

2۔ ''صحيح ابن حيان ''(الاحسان) ۱۵:۴۳۵ (۶۹۷۸)، ''المستدرك '' ۳:۱۶۲ (۴۷۱۷)، وقال:هذا حديث صحيح علی شر ط مسلم، ولم يخرجاه، وسكت عنه الذهبی۔

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۱۵﴾

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے معاویہ بن حدیج سے فرمایا اے معاویۃ بن حدیج ہم سے بغض رکھنے سے بچو کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا یبغضنا أحد، لا یحسدنا أحد، الا ذید یوم القیامۃ عن الحوض بسیاط من نار.

ہم سے جو شخص بغض رکھے گا یا حسد کرے گا اسے بروز قیامت آگ کے کوڑوں سے ہٹایا جائے گا۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۱۶﴾

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من لم یعرف حق عترتی والانصار، فھو لاحدی ثلاث: اما منافق، واما لزنیۃ، واما لغیر طھور.

جو شخص میری اولاد اور انصار کے حق کو نہیں پہچانتا تو اس میں تین باتوں میں سے ایک بات ضرور ہوگی یا تو وہ منافق ہوگا یا زنا سے پیدا ہوا ہوگا یا اس کی ماں کو غیر طہر میں حمل ٹھہرا ہوگا۔[1]

1۔ ''المعجم الکبیر''۳:۸۱(۲۷۲۶)،و''العجم الأوسط''۳:۲۰۳(۲۴۲۶)، ومعنی ''ذید'':دفع وطرد۔

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۱۷﴾

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اخلفونی فی أھل بیتی.

میرے اہلبیت کے بارے میں میرے جانشین بنو یعنی میری طرح ان سے محبت رکھو۔[2]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۱۸﴾

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الزموا مودتنا أھل البیت، فانه من لقی اللہ وھو یودنا دخل الجنة بشفاعتنا، والذی نفسی بیدہ، لاینفع عبداً عمل عمله الا بمعرفته حقنا.

اہلبیت کے بارے میں ہماری محبت کا خیال رکھو پس جو شخص ہم سے محبت رکھے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہو گا

1۔ ''الکامل'' لابن عدی ۲:۱۰۲۰ ، ''شعب الأیمان'' ۲:۲۳۲(۱۶۱۴)، ورواہ: الدیلمی فی ''الفردوس'' ۳:۶۶۲ (۵۹۵۵)، وعزاہ المسودی فی ''جواھر العقدین'' ۲:۲۴۰ لأبی الشیخ فی ''الثواب''۔

2۔ ''مجمع الزوائد'' ''للھیثمی'' ۹:۱۶۳، وضعفه۔

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کسی شخص کو اس کا عمل ہمارے حق کی پہچان کے بغیر فائدہ نہ دے گا۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۱۹﴾

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا پس میں نے سنا آپ فرما رہے تھے:

أیها الناس من أبغضنا أهل البیت حشره الله تعالى یوم القیامة یهودیاً

اے لوگو جس شخص نے میرے اہلبیت سے بغض رکھا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا حشر یہودیوں کے ساتھ فرمائے گا۔[2]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۲۰﴾

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

1۔ ''المعجم الأوسط''۱۲۲:۳(۲۲۵۱)، وقال القاضی عیاض رحمه الله فی ''الشفا'' ۴۸:۲ ''قال بعض العلماء: معرفتهم هی معرفة مکانهم من النبی صلی اللّٰه علیه وسلم، واذا عرفهم بذلک، عرف وجوب حقهم وحرمتهم بسببه'' انتهی منه۔

2۔ ''المعجم الأوسط'' ۶:۱۴(۴۰۱۱)۔

یابنی ھاشم، انی قد سألت اللہ أن یجعلکم نجداء رحماء، وسألتہ أن یھدی ضالکم، ویؤمن خائفکم، ویشبع جائعکم، والذی نفسی بیدہ، لایؤمن أحد حتی یحبکم بحبی، أترجون أن تدخلوا الجنۃ، بشفاعتی، ولایرجوھا بنو عبدالمطلب؟

اے بنو ہاشم میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے لیے دعا کی ہے کہ وہ تم کو نجیب اور مہربان بنادے اور بے راہ کو ہدایت عطا فرمائے اور تمہارے خائف کو امن دے اور تمہارے بھوکے کو سیر کرے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ تم سے میری محبت کی وجہ سے محبت نہ رکھے کیا وہ امید رکھتے ہیں کہ وہ میری شفاعت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور بنو عبد المطلب اس کی امید نہیں رکھتے۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....(۲۱)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

النجوم أمان لأھل السماء، وأھل بیتی أمان لأمتی

کہ آسمان والوں کے لیے ستارے امان ہیں اور میرے اہلبیت میری امت کے لیے امان ہیں۔[2]

1۔ ''المعجم الأوسط'' ۸:۳۷۳(۷۷۵۷)۔

2۔ ''المطالب العالیۃ'' لابن حجر ۲۶۲ (۳۹۷۲)، ''مختصر اتحاف السادۃ المھرۃ'' للبوصیری ۵:۲۱۰(۳۹۷۲)، ''نوادر الأصول'' ۲:۱۹۹، ''المعجم

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۲۲﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انی خلفت فیکم اثنین لن تضلوا بعدھما أبداً: کتاب اللہ، ونسبی، ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض.

میں اپنے پیچھے تم میں دو ایسی چیزیں چھوڑے جارہا ہو ان دو چیزوں کی وجہ سے تم کبھی گمراہ نہ ہوگے وہ دو چیزیں قرآن مجید اور میری آل ہیں یہ ہرگز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۲۳﴾

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انی مقبوض، وانی قد ترکت فیکم الثقلین: کتاب اللہ، وأھل بیتی، وانکم لن تضلوا بعدھما

میں اپنے بعد تم میں دو چیزیں قرآن مجید اور اپنے اہلبیت چھوڑے جارہا ہوں ان کو مضبوطی سے تھامنا تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔[1]

الکبیر'' للطبرانی ۲۲:۷(۶۲۶۰(ورواہ الفسوی فی ''المعرفۃ والتاریخ'' ۱:۵۳۸، والطبری فی ''ذخائر العقبیٰ'' ص ۴۹، والمتقی الھندی فی ''کنز العمال'' ۱۲:۱۰۱، والرویانی فی ''المسند'' ۲:۲۵۳(۱۱۵۲)/۲۵۸(۱۱۶۴/۱۱۶۵)۔

1۔ ''کشف الأستار'' للھیثمی ۳:۲۲۳(۲۶۱۷)، وکذا رواہ فی ''مجمع الزوائد'' ۹:۱۶۳۔

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۲۴﴾

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مثل أهل بيتي مثل سفينة نوح، من ركبها نجا، ومن تركها غرق

میرے اہلبیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مثل ہے جو اس میں سوار ہو گیا اس نے نجات پائی اور جس نے اس کو چھوڑ دیا وہ غرق ہو گیا۔ [2]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۲۵﴾

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مثل أهل بيتي مثل سفينة نوح، من ركبها نجا ومن تركها غرق.

1۔ ''كشف الأستار'' للهيثمي ۳:۲۲۱ (۲۶۱۲)، وفيه: ''۔۔۔وانه لن تقوم الساعة حتى يبتغي أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كما تبتغي الضالة، فلا توجد''، وكذا رواه في ''مجمع الزوائد'' ۹:۱۶۳۔

2۔ ''كشف الأستار'' للهيثمي ۳:۲۲۲(۲۶۱۵)، وكذا رواه في ''مجمع الزوائد'' ۹:۱۶۸۔

میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مثل ہے جو اس میں سوار ہو گیا اس نے نجات پائی اور جس نے اس کو چھوڑ دیا وہ غرق ہو گیا۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۲۶﴾

حضرت ابوذر ہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

مثل أهل بيتي فيكم كمثل سفينة نوح في قوم نوح، من ركبها نجا، ومن تخلف عنها هلك، ومثل حطة بني اسرائيل.

تم میں میرے اہل بیت کی مثال ایسی ہے جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے لیے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جو اس میں سوار ہو گیا اس نے نجات پائی اور جس نے اس سے روگردانی کی وہ ہلاک ہو گیا بنی اسرائیل کے حطہ کی مثل ہے۔[2]

1۔ ''كشف الأستار'' للهيثمي ۲۲۲:۳(۲٦١٥)، وكذا رواه في ''مجمع الزوائد'' ٦٨:٩ ورواه الطبراني في ''المعجم الكبير'' ۴٦:۳(۲٦۳۸)وأبو نعيم في الحلية ۳۰٦:۴۔

2۔ ''المعجم الأوسط'' ۲۸۳:۴ (۳۵۰۲) ۲۵١:٦(۵۵۳۲)، ''المعجم الوسط'' ١۳۹:١، ورواه الحاكم في ''المستدرك'' ۳۷۳:۲(۳۳١۲) والبوصيري في ''مختصر اتحاف الخيرة'' ۲١١:۵ (۷۵۴۰) وعزاه لأبي يعلى والبزار، والهيثمي في ''كشف الأستار'' ۲۲۲:۳(۲٦١۴)۔

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۲۷﴾

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

انما مثل أهل بيتي كمثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها غرق، وانما مثل أهل بيتي فيكم كمثل حطة بني اسرائيل، من دخله غفر له.

میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مثل ہے جو شخص اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جس نے اس سے روگردانی کی وہ غرق ہو گیا اور تم میں میرے اہلبیت کی مثال بنی اسرائیل کے "باب حطہ" کی مثل ہے جو اس میں داخل ہو گا بخشا جائے گا۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۲۸﴾

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لكل شيء أساس، وأساس الاسلام حب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وحب أهل بيته

1۔ "المعجم الأوسط" ۶:۴۰۶ (۸۵۶۶)، و "المعجم الصغير" ۲:۲۲۔

ہر چیز کی بنیاد ہوتی ہے۔اور اسلام کی بنیاد اصحاب رسول ﷺ اور اہلبیت کی محبت ہے۔ [1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۲۹﴾

حضرت سیّدنا عمرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كل بنى أنثى فان عصبتهم لأبيهم، ماخلا ولد فاطمة، فانى عصبتهم، فأنا أبوهم.

ہر عورت کے بیٹے کا عصبہ اس کے باپ کی طرف ہے سوائے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد کے کہ میں ہی ان کا عصبہ اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔ [2]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۳۰﴾

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كل بنى أم ينتمون الى عصبتهم، الا ولدى فاطمة، فأنا وليهما وعصبتهما.

1۔ وزاه المصنف فى ''الدر المنثور'' ۶:۷ الى ابن النجار فى ''تاريخه'' عن الحسن بن على رضى الله عنهما، فما جاء هنا فى النسخ من قوله: ''أخرج البخارى۔۔۔'' تحريف عن: ''أخرج ابن النجار''۔

2۔ ''المعجم الكبير'' ۳:۴۴ (۲۶۳۱)، ورواه الهيثمى فى ''مجمع الزوائد'' ۴:۲۲۴۔

ہر عورت کی اولاد اس کے عصبہ کی طرف منسوب ہوتی ہے سوائے فاطمہ کی اولاد میری دونوں بیٹوں کے کہ میں ان دونوں کا ولی اور عصبہ ہوں۔ [1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۳۱﴾

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لكل بني أم عصبة ينتمون اليهم، الا ابني فاطمة، فأنا وليهما وعصبتهما.

ہر عورت کی اولاد اس کے عصبہ کی طرف منسوب ہوتی ہے سوائے فاطمہ کے دونوں بیٹوں کے میں ان دونوں کا ولی اور عصبہ ہوں۔ [2]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۳۲﴾

حضرت جابرہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حضرت علی کی صاحبزادی سے نکاح کے وقت یہ فرماتے ہوئے سنا گیا کہ کیا تم مجھے مبارک باد نہیں دیتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

1۔ ''المعجم الكبير'' ۳:۴۴ (۲۶۳۲)، ورواه أبو يعلى ۶:۱۶۱ (۶۷۰۹)، والخطيب البغدادی فی ''تاریخ بغداد'' ۱۱:۲۸۵، قال السخاوی فی ''المقاصد الحسنة'' ص ۳۸۱ بعد ایراده لطرق الحدیث وعزوه لمصادر ''۔۔۔وبعضها یقوی بعض''۔

2۔ ''المستدرك'' ۳:۱۶۹ (۴۷۷۰) وصححه، وتعقبه الذهبی۔

ینقطع یوم القیامة کل سبب ونسب الا سببی ونسبی.

کہ سوائے میرے سبب ونسب کے ہر سبب اور نسب قیامت کے دن منقطع ہو جائے گا۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۳۴﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کل سبب ونسب منقطع یوم القیامة، الا سببی ونسبی.

میرے سبب اور نسب کے سوا باقی ہر سبب اور نسب قیامت کے دن منقطع ہو جائیں گے۔[2]

1۔ ''المعجم الأوسط'' ٦:٢٨٢ (٥٦٠٢)، ورواہ البیھقی فی ''السنن الکبری'' ٧:١٠١ (١٣٣٩٣) / ٧:١٨٥ (١٣٦٦٠)، والطبرانی فی ''المعجم الکبیر'' ٣:٤٥ (٢٦٣٥)، والدولابی فی ''الذریة الطاھرة'' ص ١١٠ حدیث رقم (٢١٩)، والطبرانی فی ''المعجم الکبیر'' ٣:٤٤ (٢٦٣٣) کلاھما عن أسلم مولی سیدنا عمر رضی الله عنھما۔

2۔ رواہ الھیثمی فی ''مجمع الزوائد'' ٩:١٧٣، والطبرانی فی ''المعجم الکبیر'' ٢٠:٢٧ (٣٣) من روایة المسور بن مخرمة، وکذا ٣:٤٥ (٢٦٣٤)، ''المعجم الأوسط'' ٦:٢٨٢ (٥٦٠٢)، والبیھقی فی ''السنن الکبری'' ٧:١٠٢ (١٣٣٩٤)/ ١٨٥ (١٣٦٦٠)۔

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۳۴﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کل نسب وصھر منقطع یوم القیامة، الا نسبی وصھری

قیامت کے دن میرے نسب سبب اور دامادی کے سواء سب انصاب رشتے منقطع ہو جائیں گے۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۳۵﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

النجوم أمان لأهل الأرض من الغرق، وأهل بيتى أمان لأمتى من الاختلاف، فاذا خالفتها قبيلة من العرب اختلفوا، فصاروا احزب ابليس.

اہل زمین کو غرق ہونے سے بچانے کے لیے ستارے باعث امان ہیں اور میری امت کو اختلاف سے بچانے کے لیے میرے اہلبیت باعث امان ہیں جو امت

1۔ ''رواه الطبرانی فی ''المعجم الكبير'' ۳:۴۵ (۲۶۳۴)، وتمام الرازی فی ''الفوائد'' ۲:۲۳۳(۱۶۰۳)، والبیهقی فی ''السنن الكبرى'' ۷:۱۰۲ (۱۳۳۹۵/ ۱۳۳۰۶) من حديث المسور بن مخرمة رضی اللّٰه عنه۔

کے لیے استیصال کا باعث ہو گا۔ پس جب عرب کا کوئی قبیلہ اختلاف کرتا ہے تو وہ ابلیس کا گروہ بن جاتا ہے۔[1]

حدیث نبوی شریف صلی اللہ علیہ وسلم..... ﴿۳۶﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وعدنی ربی فی أهل بیتی، من أقر منهم بالتوحید ولی بالبلاغ، أنه لا یعذبهم.

میرے رب نے میرے اہلبیت کے بارے میں مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جو ان میں سے توحید کا اقرار کرے گا اس تک یہ اطلاع پہنچا دو کہ میں اسے عذاب نہیں دوں گا۔[2]

حدیث نبوی شریف صلی اللہ علیہ وسلم..... ﴿۳۷﴾

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

﴿ولسوف یعطیك ربك فترضی﴾[3]

کنز الایمان: اے محبوب آپ کو آپ کا رب عنقریب اتنا دے گا کہ آپ کو راضی کرے گا۔

1۔ ''المستدرک'' ۱۶۲:۳ (۴۷۱۵)۔

2۔ ''المستدرک'' ۱۶۲:۳ (۴۷۱۵)۔

3۔ القرآن سورۃ الضحیٰ، آیت ۵۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کیا کہ آپ کے اہلبیت میں سے کسی ایک کو بھی دوزخ میں داخل نہیں فرمائے گا۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۳۸﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان فاطمة أحصنت فرجها، فحرم الله ذريتها على النار.

بے شک فاطمہ نے پاک دامنی اختیار کی پس اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد پر آگ کو حرام فرمادیا۔[2]

1۔ ''جامع البیان'' لابن جریر ۲:۶۲۴ (۳۷۱۵)، ورواه المصنف فی ''الدر المنثور'' ۶:۶۱۰، والقرطبی فی ''الجامع لأحکام القرآن'' ۱۰۔۸۴، وروی الدیلمی فی ''الفردوس'' ۲:۳۱۰(۳۴۰۳) عن عمران بن حصین رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ''سالت ربی عزوجل أن لایدخل أحدا من أهل بیتی النار، فأعطائیها''۔ انتهی۔

2۔ ''کشف الأستار'' للهیثمی ۳:۲۳۵ (۲۶۵۱)، ''المعجم الکبیر'' للطبرانی ۳:۴۱ (۲۶۲۵)، ''المطالب العالیة'' لابن حجر ۴:۲۵۸ (۳۹۵۹) وعزاه لأبی یعلی والبزار، ورواه تمام الرازی فی ''الفوائد'' ۱:۱۵۴ (۳۵۶) / ۱۵۵ (۳۵۷)، والبوصیری فی ''مختصر اتحاف الخیرة'' ۲۱۷ ک ۹ (۷۵۶۴، وأبو نعیم فی ''الحلیة'' ۴:۱۸۸۔

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۳۹﴾

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا:

ان اللہ غیر معذبك ولا ولدك

اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو عذاب نہیں دے گا۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۴۰﴾

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یا أیھا الناس انی ترکت فیکم ما ان أخذتم به لن تضلوا: کتاب اللہ وعترتی.

اے لوگو! میں تمہارے درمیان کتاب اللہ اور اپنے اہلبیت چھوڑے جارہاہوں اگر تم نے ان کو تھام لیا تو گمراہی سے بچ جاؤ گے۔[2]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۴۱﴾

حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1۔ ''المعجم الکبیر'' ۲۱۰:۱۱ (۱۱۶۸۵)۔

2۔ ''الجامع الصحیح'' للترمذی ۶۲۱:۵ (۳۷۸۶)، وانظر تخریج الحدیث السادس والسابع والثامن۔

شفاعتي لأمتي، من أحب أهل بيتي.

میری شفاعت میرے اس امتی کے لیے ہو گی جس نے میرے اہلبیت سے محبت کی۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۴۲﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أول من أشفع له من أمتي، أهل بيتي.

میں اپنی امت میں سب سے پہلے اپنے اہلبیت کی شفاعت کروں گا۔[2]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۴۳﴾

حضرت مطلب بن عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جحفہ کے مقام پر حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

ألست أولى بكم من أنفسكم؟

1۔ ''تاریخ بغداد'' ۱۴۶:۲۔

2۔ ''المعجم الكبير'' ۱۲:۳۲۱ (۱۳۵۵۰)، ورواه: الهيثمي في ''مجمع الزوائد'' ۱:۳۸۰، والخطيب البغدادي في ''الموضح'' ۲:۴۵، والديلمي في ''الفردوس'' ۱:۲۳ (۲۹)، وابن عدي في ''الكامل'' ۲:۷۹۰۔

کیا میں تمہاری جانوں سے زیادہ عقرب نہیں، سب صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی، جی ہاں یارسول اللہ ﷺ، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فانی سائلکم عن اثنین، عن القرآن، وعترتی.

میں تم سے دو چیزوں قرآن اور اپنے اہلبیت کے لیے طلب کرتا ہوں یعنی انہیں مضبوطی سے تھامے رکھنا۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۴۴﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لاتزول قدما عبد حتی یسال عن أربع: عن عمره فیما أفناه، وعن جسده فیما أبلاه، وعن ماله فیما أنفقه ومن أین اکتسبه، وعن محبتنا أهل البیت.

کسی بندے کے دونوں قدم ابھی ہٹنے نہیں پائیں گے یہاں تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا:

اس نے زندگی کہاں گزاری؟ اس کا جسم کس چیز میں مبتلا رہا اور اس نے مال کہاں سے حاصل کیا اور کہا خرچ کیا؟ اور ہمارے اہل بیت سے محبت کے بارے میں۔[2]

1۔ رواه: الهیثمی فی مجمع الزوائد'' ۵:۱۹۵۔

2۔ ''المعجم الکبیر'' ۱۱:۸۳ (۱۱۱۷۷)، ''المعجم الأوسط''۱۰:۱۸۵ (۹۴۰۲)، ورواه: الهیثمی فی ''مجمع الزوائد'' ۱۰:۳۴۶ من روایة أبی برزة رضی اللّٰه عنه نحوه،

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۴۵﴾

حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

أول من يرد علی الحوض أهل بيتي.

حوض کوثر پر میرے پاس سب سے پہلے میرے اہلبیت آئیں گے۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۴۶﴾

حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أدبوا أولادكم علی ثلاث خصال: حب نبيكم، وحب أهل بيته، وعلی قراءة القرآن فان حملة القرآن فی ظل الله يوم لا ظل الا ظله، مع أنبيائه وأصفيائه.

اپنی اولاد کو تین چیزیں سکھاؤ: (۱) اپنے نبی کی محبت (۲) اپنے نبی کے اہلبیت کی محبت (۳) قرآن کی تلاوت اور حامل قرآن انبیاء اور اصفیاء کے ساتھ

وزاد فيه: ''قيل: يارسول الله، فما علامة حبكم؟ فضرب بيده علی منكب علی رضی الله عنه''، وعزاه للطبرانی فی ''الأوسط''۔

1۔ أورده المتقی الهندی فی ''كنز العمال'' ۱۰۰:۱۲ (۳۴۱۷۸) وعزاه للديلمی۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سائے میں ہو گا جس دن اس رحمت کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۴۷﴾

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أثبتكم على الصراط أشد كم حبا لأهل بيتي وأصحابي

قیامت کے دن پل صراط پر سب سے زیادہ ثابت قدم وہ شخص ہو گا جو میرے اہلبیت اور میرے اصحاب سب سے تم میں سے زیادہ محبت رکھتا ہو گا۔[2]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۴۸﴾

حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أربعة أنا لهم شفيع يوم القيامة: المكرم لذريتي، والقاضي لهم حوائجهم، والساعي على أمورهم عندما اضطروا، والمحب لهم بقلبه ولسانه.

1۔ أورده المتقي الهندي في ''كنز العمال'' ۱۶:۴۵۶ (۴۵۴۰۹)، والعجلوني في ''كشف الخفا'' ۱:۷۳ (۱۷۴)۔

2۔ أورده ابن عدي في ''الكامل'' ۶:۲۳۰۴، والمتقي الهندي في ''كنز العمال'' ۱۲:۹۶ (۳۴۱۵۷)۔

قیامت کے دن میں چار آدمیوں کی شفاعت کروں گا:

(۱) جو میری اولاد کی عزت کرے گا۔

(۲) جو ان کی ضروریات کو پورا کرے گا۔

(۳) جب وہ مجبور ہو کر جس شخص کے پاس جائیں گے تو وہ ان کے معاملات کو حل کرنے کی کوشش کرے گا۔

(۴) جو ان سے دل و زبان سے محبت کرنے والا ہو گا۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۴۹﴾

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اشتد غضب الله علی من آذانی فی عترتی.

اللہ تعالیٰ اس شخص پر سخت غضب فرمائے گا جس نے مجھے میری اولاد کے حق تکلیف دی۔[2]

1۔ أورده الطبری فی ''ذخائر العقبی'' ص ۵۰، والمتقی الهندی فی ''کنزالعمال'' ۱۲:۱۰۰ (۳۴۱۸۰)، والزبیدی فی ''اتحاف السادة المتقین'' ۸:۴۳، والسمهودی فی ''جواهر العقدین'' ۲:۲۸۳ وقال: سنده ضعیف۔

2۔ أوراده المتقی الهندی فی ''کنزالعمال'' ۱۲:۹۳ (۳۴۱۴)، وروی الطبری فی ''ذخائر العقبی'' ص ۸۳ عن علی رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه وسلم قال: اشتد غضب الله تعالی، وغضب رسوله، وغضب ملائکته، علی من هراق دم نبی، أو آذاه فی عترته''، وعزاه للامام علی بن موسی الرضا۔ انتهی منه۔

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۵۰﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الله يبغض الآكل فوق شبعه، والغافل عن طاعة ربه، والتارك لسنة نبيه، والمخفر ذمته، والمبغض عترة نبيه، والمؤذى جيرانه.

بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں کرفرماتا جو پیٹ بھر کر کھانا کھانے کے بعد دوبارہ کھائے اور جو اپنے رب کی اطاعت سے غافل رہے اور جو اپنے نبی کی سنت کا تارک ہو اور جو اپنے منصب پر فخر کرنے والا ہو اور جو اپنے نبی کی اولاد سے بغض رکھتا ہو اور جو اپنے پڑوسی کو تکلیف پہنچائے گا۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۵۱﴾

حضرت ابوسعیدہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أهل بيتي والأنصار كرشي وعيبتي، وصحابي، وموضع مسرتي وأمانتي، فاقبلو من محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم.

1۔ أورده:المتقى الهندى فى ’’كنزالعمال‘‘ ١٦:٨٧ (٤٤٠٢٩) وعزاه للديلمى، وتقدم فى الأحاديث رقم (١٤، ١٥، ١٩، ٤٩) شواهد لبعض الفاظ هذا الحديث۔

میرے اہل بیت اور انصار میرا ظاہر وباطن اور میرے اصحاب اور میری خوشی کا باعث ہیں اور مجھے ان پر اعتماد ہے پس ان کے محسن سے قبول کرو اور ان کے لغزش کرنے والے کو درگذر کرو۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۵۲﴾

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من أولى رجلا من بني عبد المطلب معروفاً في الدنيا، فلم يقدر المطلبي على مكافاته، فأنا أكافئه عنه يوم القيامة.

جس شخص نے دنیا میں حضرت عبد المطلب کی اولاد میں سے کسی کے ساتھ بھلائی کی اور اس نے دنیا میں اس شخص کو احسان کا بدلہ نہ دیا تو قیامت کے دن اس کی طرف سے میں اس کے احسان کا بدلہ دوں گا۔[2]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۵۳﴾

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1۔ ''الفردوس'' للديلمي ۱:۴۰۷ (۱۶۴۵)، وروى الترمذي ۵:۶۷۱ عن أبي سعيد رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ''ألا ان عيبتي التي آوي اليها أهل بيتي، وان كرشي الأنصار، فاعفوا عن مسيئهم، واقلبوا من محسنهم'' وقال عنه هذا حديث حسن۔ انتهى۔

2۔ ''حلية الأوليا'' ۱۰:۳۶۲۔

من صنع صنیعة الی أحد من خلف عبد المطلب فی الدنیا، فعلی مکافاته اذا لقینی.

جس شخص نے دنیا میں عبد المطلب کی اولاد میں سے کسی کے ساتھ احسان کیا تو وہ شخص جب مجھے ملے گا تو میں اس کو احسان کا بدلہ دوں گا۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۵۴﴾

حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صنع الی أحد من أهل بیتی یداً، کافأته یوم القیامة.

جس شخص نے میرے اہل بیت کے ساتھ بھلائی کی تو میں اس شخص کو قیامت کے دن اس کا بدلہ دوں گا۔[2]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۵۵﴾

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

انی تارك فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا: کتاب الله سبب طرفه بید الله، وطرفه بأیدیکم، وعترتی أهل بیتی، وانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض.

1۔ ''تاریخ بغداد'' ۱۰۳:۱۰، ورواه الطبرانی فی ''المعجم الأوسط'' ۲۶۵:۲(۱۴۶۹)۔

2۔ أورده: المتقی الهندی فی ''کنز العمال'' ۹۵:۱۲ (۳۴۱۵)۔

میں تمہارے درمیان دو چیزیں (۱) کتاب اللہ (قرآن) وہ رسی ہے جس کا ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت اور دوسرا حصہ تمہارے ہاتھوں میں ہے اور (۲) میری اولاد میرے اہل بیت یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے۔[1]

حدیث نبوی شریف صلی اللہ علیہ وسلم.....﴿۵۶﴾

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انی تارك فیكم خلیفتین: كتاب الله، جبل ممدود ما بین السماء والأرض، وعترتی أهل بیتی، وانهما لن یتفرقا، حتی یردا علی الحوض.

میں اپنے پیچھے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں (۱) کتاب اللہ یہ خدا کی وہ رسی ہے جو آسمان سے زمین تک لمبی ہے۔ (۲) میری اولاد میرے اہل بیت یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے۔[2]

1۔ رواہ: ابن أبی عاصم فی ''کتاب السنة'' ۶۳۰:۱(۱۵۵۴)، والفسوی فی ''المعرفة والتاریخ'' ۵۳۷:۱، والطبرانی فی ''المعجم الأوسط'' ۲۶۲:۴(۳۴۶۳)/۳۲۸ (۳۵۶۶)، والامام أحمد فی ''المسند'' ۳۸۸:۳ (۱۰۷۲۰)وتقدم نحوہ من روایة زید بن أرقم (الحدیث السادس)۔

2۔ ''المسند'' ۲۳۲:۶ (۲۱۰۶۸)/۲۴۵(۲۱۱۵۳)، ''المعجم الکبیر'' ۱۵۴:۵ (۴۹۲۳)۔

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۵۷﴾

حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً مروی ہے کہ:

ستة لعنهم الله و كل نبى مجاب: الزائد فى كتاب الله، والمكذب بقدر الله، والمتسلط بالجبروت، فيعز بذلك من أذل الله، ويذل من أعز الله والمستحل لحرم الله، والمستحل من عترتي ما حرم الله، والتارك لسنتي.[1]

اللہ تعالیٰ اور ہر نبی نے چھ لوگوں پر لعنت فرمائی:

(۱) کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا۔

(۲) تقدیر الٰہی کو جھٹلانے والا۔

(۳) ایسا شخص جو جبر سے لوگوں پر مسلط ہو اور جبر سے اس کو عزت دے جس کو اللہ تعالیٰ نے ذلت دی اور اس کو ذلیل کرے جسے اللہ تعالیٰ نے عزت دی۔

(۴) اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے والا۔

(۵) میری اولاد کی بے حرمتی کرنے والا۔

(۶) میری سنت کو ترک کرنے والا۔

1۔ ''الترمذی'' ۴:۳۹۷ (۲۱۵۴)، ''المستدرک'' ۱:۹۱ (۱۰۲)، ۲:۵۷۱ (۳۹۴۱)/ ۴:۱۰۱ (۷۰۱۱)۔

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۵۸﴾

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ستة لعنهم الله وكل نبي مجاب: الزائد في كتاب الله، والمكذب بقدر الله، والراغب عن سنتي الى بدعة، والمستحل من عترتي ما حرم الله، والمتسلط على أمتي بالجبروت، ليعز من أذل الله، ويذل من أعز الله، والمرتد أعرابياً بعد هجرته.

اللہ تعالیٰ اور ہر مقبول نبی نے چھ لوگوں پر لعنت فرمائی:

(۱) کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا۔

(۲) تقدیرِ الٰہی کو جھٹلانے والا۔

(۳) میری سنت کو چھوڑ کر بدعت کی طرف رغبت دینے والا۔

(۴) میری اولاد کی بے حرمتی کرنے والا۔

(۵) میری امت پر جبر کرکے مسلط ہونے والا کہ جس کو اللہ نے ذلیل کیا اسے عزت دے اور جسے اللہ نے عزت دی اسے ذلیل کرے۔

(۶) ایسا اعرابی جو ہجرت کے بعد مرتد ہو گیا۔[1]

1۔ رواه الديلمى فى ''الفردوس'' ۲:۳۳۲ (۳۴۹۸) بلفظ: ''سبعة'' ببعض الاختلاف فى الفاظ الحديث، والحاكم فى ''المستدرك'' ۲:۵۷۳ (۳۹۴۵)، والطبرانى فى ''المعجم الكبير'' ۱۷:۴۳ (۸۹) من حديث عمرو بن سعواء اليافعى، بلفظ ''سبعة''۔

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۵۹﴾

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثلاث من حفظهن حفظ الله له دينه ودنياه، ومن ضيعهن لم يحفظ الله له شيئا: حرمة الاسلام، وحرمتي، وحرمة رحمي.

تین حرمتیں ایسی ہیں جو ان کی حفاظت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دین اور دنیا کی حفاظت فرمائے گا اور جو ان کی حفاظت نہیں کرے گا انہیں ضائع کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی کسی چیز کی حفاظت نہیں فرمائے گا۔(۱) اسلام کی حرمت (۲) میری حرمت (۳) میرے رشتہ کی حرمت۔[1]

حدیث نبوی شریف ﷺ.....﴿۶۰﴾

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خير الناس العرب، وخير العرب قريش، وخير قريش بنو هاشم

تمام لوگوں میں سب سے افضل اہل عرب ہیں اور اہل عرب میں سے قریش افضل اور قریش میں بنو ہاشم افضل ہیں۔[2]

1۔ رواہ: الطبرانی فی ''المعجم الکبیر'' ۱۲۶:۳ (۲۸۸۱)، و ''الأوسط'' ۱۶۲:۱ (۲۰۵)۔

2۔ ''الفردوس'' ۱۷۸:۲ (۲۸۹۲)۔

ذکرِ شہادت

استادِ زمن، شہنشاہِ سخن، مولانا حسن رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

باغِ جنت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلبیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلبیت

کس زباں سے ہو بیانِ عزوشانِ اہلبیت
مدح گوئے مصطفٰی ہے مدح خوانِ اہلبیت

اُن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلبیت

اُن کے گھر میں بے اجازت جبرئیل آتے نہیں
قدروالے جانتے ہیں قدر وشانِ اہلبیت

رزم کا میداں بنا ہے جلوہ گاہِ حسن و عشق
کربلا میں ہورہا ہے امتحانِ اہلبیت

حوریں کرتی ہیں عروسَانِ شہادت کا سنگار
خوبرو دولھا بنا ہے ہرجوانِ اہلبیت

ہوگئی تحقیق عیدِ دید آبِ تیغ سے
اپنے روزے کھولتے ہیں صائمانِ اہلبیت

اے شباب فصلِ گل یہ چل گئی کیسی ہوا
کٹ رہا ہے لہلہاتا بوستانِ اہلبیت

قافلہ سالار منزل کو چلے ہیں سونپ کر
وارثِ بے وارثاں کو کاروانِ اہلبیت

فاطمہ کے لاڈلے کا آخری دیدار ہے
حشر کا ہنگامہ برپا ہے میانِ اہلبیت

وقت رخصت کہہ رہا ہے خاک میں مِلتا سہاگ
لو سلامِ آخری اے بیوگانِ اہلبیت

ابر فوجِ دشمناں میں اے فلک یوں ڈوب جائے
فاطمہ کا چاند مہر آسمانِ اہلبیت

کس مزے کی لذتیں ہیں آبِ تیغ یار میں
خاک وخوں میں لوٹتے ہیں تشنگانِ اہلبیت

باغ جنت چھوڑ کر آئے ہیں محبوبِ خدا
اے زہے قسمت تمہاری کشتگانِ اہلبیت

گھر لٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے
جانِ عالم ہو فدا اے خاندانِ اہلبیت

سر شہیدانِ محبت کے ہیں نیزوں پر بلند
اور اونچی کی خدا نے قدر و شانِ اہلبیت

دولتِ دیدار پائی پاک جانیں بیچ کر
کربلا میں خوب ہی چمکی دوکانِ اہلبیت

اہلبیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنۃُ اللّٰہِ علیہم دشمنانِ اہلبیت

بے ادب گستاخ فرقہ کو سنادے اے حسنؔ
یوں کہا کرتے ہیں سُنی داستانِ اہلبیت